جدید ایڈیشن

لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ



# ڈاڑھی ضروری کیوں؟

اسلام میں ڈاڑھی کے مقام، ضرورت واہمیت، افادیت، ڈاڑھی نہ رکھنے کے نقصانات ونتائج جاننے کیلئے بہترین، مختصر اور جامع رسالہ.........

تالیف:

زبیر احمد صدیقی

مدیر جامعہ فاروقیہ شجاع آباد (ملتان)

﴿لا تبدیل لخلق اللہ﴾

# ڈاڑھی ضروری کیوں؟

مؤلف

## مولانا زبیر احمد صدیقی

ناشر

شعبہ تبلیغ جامعہ فاروقیہ شجاع آباد ضلع ملتان

نام : ڈاڑھی ضروری کیوں؟

مؤلف : مولانا زبیر احمد صدیقی

مدیر جامعہ فاروقیہ شجاع آباد (ملتان)

ناشر : شعبہ تبلیغ جامعہ فاروقیہ شجاع آباد ضلع ملتان

فون نمبر 06513-396705 فیکس نمبر: 06513-396067

کمپوزنگ : الخالد اسلامک کمپوزنگ سینٹر

بالمقابل حبیب بینک شجاع آباد

ملنے کے پتے

جامعہ فاروقیہ شجاع آباد : پرانا ملتان روڈ شجاع آباد ضلع ملتان

ایچ ایم سعید کمپنی : پاکستان چوک، کراچی

کولون جامع مسجد : اسلامک سینٹر ہانگ کانگ

مکتبہ لدھیانوی : سلام کتب مارکیٹ بالمقابل بنوری ٹاؤن، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؁

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی

اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی

اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؁

# عرض ناشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انگریزی سامراج جب فاتحانہ طور پر برصغیر میں داخل ہوا اور ایک طویل عرصہ تک اس نے ہندوستان میں حکومت کی تو اس نے اسلام اور اسلامی اقدار کا حلیہ بگاڑنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی' چونکہ انگریز کو اس وقت فاتح کی حیثیت حاصل تھی اور مسلمان مفتوح قوم کا روپ دھار چکے تھے اور ضابطہ یہ ہے کہ مفتوح قوم فاتح قوم سے مرعوب ہوتی ہے اس لیے مسلمانوں نے انگریزی تہذیب وتمدن کو اپنانے میں کوئی عار محسوس نہ کی' چنانچہ مسلمانوں نے جہاں اپنا بہت سارا تہذیبی ورثہ اپنی مغلوبیت کی بھینٹ چڑھاتے ہوئے انگریز کے قدموں میں ڈال دیا وہاں انہوں نے اپنی شکل وشباہت بھی بدل ڈالی اور یہود وہنود اور مجوسیوں کی طرح ڈاڑھی منڈوانے لگے' بلاشبہ یہ بہت بڑی تنزلی اور انحطاط وگراوٹ تھی کہ مسلمان کہلانے والے اپنے نبی کی شکل سے گویا نفرت کریں اور دشمنان رسول کی شباہت اپنائیں' اس پر مختلف اوقات میں متعدد چھوٹے بڑے رسائل وکتب تصنیف کر کے امت کو اس گناہ عظیم سے توبہ کرنے کی طرف متوجہ کیا گیا۔ پیش نظر رسالہ بھی اس سلسلہ کی حسین کڑی ہے۔ جس کا

دوسرا ایڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

فاضل مؤلف نے اس مختصر رسالہ میں اصول شریعت اور انسانی فطرت کی روشنی میں ڈاڑھی کی ضرورت اور اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ ہم اس موقع پر رب تعالیٰ کے شکر گزار ہیں جس نے اس رسالہ کے قارئین میں سے کئی ایسے حضرات کو جو ڈاڑھی منڈوانے اور کٹوانے جیسے غیر شرعی فعل کو تلاش حسن کا ذریعہ سمجھ بیٹھے تھے یہ توفیق بخشی کہ انہوں نے زبان حال سے یہ کہتے ہوئے کہ:

تیرے محبوب کی یارب شباہت لے کے آیا ہوں
حقیقت اس کو تو کر دے میں صورت لے کے آیا ہوں

اپنے چہروں کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مزین کیا' انہی خوش قسمت حضرات کی بار بار فرمائش اور دعاؤں کے نتیجہ میں یہ جدید ایڈیشن مرتب ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو قبول فرما کر ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائیں اور جن حضرات نے اس سلسلہ میں ہمارے ساتھ تعاون کیا' انہیں جزائے خیر عطا فرمائیں اور اس رسالہ کو قارئین کے لئے باعث ہدایت بنائیں۔ آمین۔

والسلام

بندہ

عمر علی عفی عنہ

خادم: شعبہ تبلیغ جامعہ فاروقیہ شجاع آباد

# فہرست عنوانات

# انتساب

میرے والد...... میرے استاذ...... میرے مربّی...... میرے محسن......

حضرت مولانا رشید احمد نور اللہ مرقدہٗ کے نام جو...... اپنی کبرسنی...... ضعف اور بیماری کے باوجود اس ناچیز کو طویل زمانِ علالت میں...... ہاتھوں میں اٹھائے...... ہسپتالوں سے لے کر...... حرمین شریفین تک...... سرگرداں رہے...... بہت سی راتیں ایسی بھی کاٹیں جن میں وہ...... ایک لمحہ کے لئے نہ سوئے...... بالآخر ان ہی کی محنتوں اور دعاؤں سے...... اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو شفا بخشی اور یہ رسالہ لکھنے کی توفیق ہوئی۔

نیز......

میرے والدِ محترم کے رفیقِ خاص...... جامعہ فاروقیہ کے سرپرست میرے مشفق...... نمونۂ اسلاف الحاج محمد زکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (کراچی) کے نام...... جن کی شفقتوں، خواہشوں اور حکم سے یہ رسالہ لکھا گیا...... یقیناً مرض و صحت کے ایام میں ان کی شفقتیں بھی کسی والد سے کم نہ تھیں۔!!

رحمهما الله تعالىٰ رحمة واسعة

# حرفِ چند

حضرت اقدس مولانا سعید احمد جلالپوری دامت برکاتہم

داڑھی ضروری کیوں؟ کے عنوان سے فاضل نوجوان عالم دین برادر عزیز مولانا زبیر احمد صدیقی صاحب زید حیاتہ نے ایک اچھا رسالہ ترتیب دیا ہے۔ راقم الحروف نے از اول تا آخر اس کو غور سے پڑھا ہے۔ ماشاء اللہ انداز بہت ہی ناصحانہ اور شفیقانہ ہے اور پورے رسالہ میں غیض وغضب کے بجائے قاری کے دل میں بات اتارنے کی کوشش کی گئی ہے۔ خدا کرے کہ یہ مجالہ محرم اللحیہ حضرات کے لئے باعثِ ہدایت اور مؤلف وناشر کے لئے ذریعہ نجات ثابت ہو۔ اور ہم جیسے عوام وخدام کی مغفرت کا وسیلہ بنے۔

والسلام

سعید احمد جلالپوری

۲۲/۵/۲ھ

خاکپائے حضرت لدھیانوی شہیدؒ

# سخنہائے گفتنی

ایک مسلمان کے لئے سب سے اہم اور ضروری امر یہ ہے کہ اس کی زندگی اور متعلقات زندگی خصوصاً شکل وصورت لباس وضع وقطع منشائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسوہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عین مطابق ہو۔

یہی راہ ہدایت ہے اور یہی راہ نجات اور باعث کامرانی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ کی قولاً مخالفت کفر وزندقہ اور عملاً مخالفت معصیت ونافرمانی اور بدترین گناہ نیز دنیاوآخرت کی ناکامی ونامرادی کا باعث ہے۔

خالق کائنات نے اپنی جملہ مخلوقات میں سب سے حسین وجمیل انسان کو

بنایا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

"لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْ أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ." (سورۃ التین)

ترجمہ: ہم نے انسان کو خوبصورت ترین سانچہ میں ڈھالا.....

دوسری جگہ ہے:

"وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ" (تغابن : ۳)

ترجمہ: تمہاری صورتیں بنائیں اور خوبصورت ترین صورتیں بنائیں۔

جملہ نوعِ انسانیت میں سے اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ حسن و جمال اپنے محبوب پیغمبر رحمۃ اللعالمین ﷺ کو عطا فرمایا۔ انسانیت کا حسن اور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حسن و جمال کا اہم ترین حصہ داڑھی بھی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ملائکہ مقربین اپنی معصوم زبان سے ان الفاظ کے ساتھ بھی تسبیح خداوندی کرتے ہیں:

(کشف الخفا ۱/۴۴۴، مبسوط سرخسی ۲۹/۳، ۷ کنوز الحقائق للمناوی ۱/۳۴۴)

"سُبْحَانَ مَنْ زَيَّنَ الرِّجَالَ بِاللِّحٰى
وَالنِّسَاءَ بِالذَّوَائِبِ"

ترجمہ: ہم اس معبودِ برحق کی تسبیح کرتے ہیں جس نے مردوں کو داڑھیوں کے ساتھ حسین بنا دیا، ہم اس خدائے لم یزل کی پاکی بیان کرتے ہیں جس نے عورتوں کو گیسوؤں کے ساتھ حسین و

جمیل بنا دیا۔

یہی وہ حسن ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات' بالخصوص اشرف الخلائق نبی ﷺ کو عطا فرمایا اور یہی وہ حسن ہے جسے اللہ کے اشرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جملہ مسلمانوں کو برقرار رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا اور داڑھی منڈوا کر اپنے حسن کو تار تار کرنے والے بدصورت کی طرف نظر والتفات سے بھی گریز فرمایا' بلکہ یہ فعل بدترین خلائق مشرکین کا فعل قرار دیا۔ اللھم احفظنا منه.

دورِ حاضر میں دین سے محبت رکھنے والے مسلمانوں کی بھی اکثریت داڑھی کٹوا کر یا منڈوا کر اسوہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت' بلکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ارشاد کی عملاً مخالفت کی مرتکب ہو رہی ہے۔ بہت سے لوگ اس جرم کو جرم ماننے کے لئے تیار نہیں یا کم از کم اسے معمولی سی بات جانتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ایسے لوگ صریح گمراہی میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا. " (جن : ۲۳)

ترجمہ:۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا کہا نہیں مانتے ان کے لئے جہنم کی آگ ہے' جس میں انہیں ہمیشہ رہنا ہے۔

اسی طرح دوسری جگہ ہے:

"وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ."

(الاحزاب: ۳۶)

ترجمہ:۔ اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا کہنا نہ مانا وہ بدترین گمراہی میں جاگرا۔

داڑھی کٹوانے یا منڈوانے والے حضرات گویا اپنے عمل سے انبیاء کرام علیہم السلام خصوصاً جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین عظام، ائمہ مجتہدین اور اولیاء کرام کی شکلوں کو ناپسند کرتے ہیں اس لئے کہ ہر محب اپنی شکل وصورت اور ادائیں محبوب جیسی ہی اختیار کرتا ہے۔ ان برگزیدہ بندگان خدا سے عملی نفرت بھی دنیا وآخرت کی تباہی کا باعث ہے۔

راقم الحروف نے پردہ کے موضوع پر رسالہ "پردہ ضروری کیوں؟" جب اپنے والدِ محترم حضرت مولانا رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ بانی ومہتمم جامعہ فاروقیہ شجاع آباد کے معتمد رفیق خاص مخلص دوست اور جامعہ فاروقیہ شجاع آباد کے سرپرست ورکن مجلس شوریٰ الحاج محمد زکی صاحب (کراچی) رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے داڑھی کی ضرورت واہمیت کے موضوع پر کچھ لکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ ان کی خواہش اور حکم کی تعمیل میں جامعہ فاروقیہ کی تدریسی وانتظامی مصروفیات اور دیرینہ علالت مانع رہی۔ لیکن رحمتِ ایزدی متوجہ ہوئی اور برادر اکبر مولانا مفتی محمد ارشد معاویہ (ہانگ کانگ) کی کوششوں سے اللہ تعالیٰ نے حج بیت اللہ کا سفر مقدر فرمایا اس سفر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قلم اٹھانے

کا فیصلہ کیا' چنانچہ اس رسالہ کا بیشتر حصہ بحمد اللہ حرمین شریفین میں بیٹھ کر لکھنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ شومئ قسمت! کہ رسالہ ابھی کمپوزنگ کے مراحل میں تھا کہ محترم الحاج محمد زکی صاحب جن کی محبتوں' شفقتوں اور حوصلہ افزائیوں نے ہی قلم اٹھانے کا حوصلہ بخشا صفر ۱۴۳۲ھ کو وصال پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

(رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً وبرد مضجعہ ووسع مدخلۃ واجزاہ عنا خیر الجزاء)

پیش نظر چند اوراق میں داڑھی کے متعلق آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اقوال صحابہؓ وعلماء امت کو پیش کر کے اس عمل کی اہمیت و ضرورت کو اجاگر کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس رسالہ کو امت کی ہدایت کا سبب بنا کر مسلمانوں کو اس گناہ سے توبہ کی توفیق عنایت فرمائے' نیز اس ناچیز' اس کے والدین' محترم الحاج محمد زکی صاحب اور اساتذہ وتلامذہ کے لیے باعث نجات بنائے اور قیامت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت ومرافقت نصیب فرمائے۔ آمین! بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

زبیر احمد صدیقی (خادم جامعہ فاروقیہ شجاع آباد)

نزیل المسجد الحرام الشریف

یکم ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ

یوم السبت بعد الظہر

# اللہ ورسول ﷺ کی اطاعت فرض ہے!

قرآن مجید میں اللہ ورسول ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ." (تغابن: ۱۲)

ترجمہ:۔ اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔

اس آیت میں اللہ اور رسول ﷺ کی علیحدہ علیحدہ اطاعت کا حکم دیا گیا ہے دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ قرآن مجید کے علاوہ صحیح ثابت شدہ حدیث نبویؐ پر عمل کا حکم بھی فرض ہے۔ سورہ محمد میں یوں ارشاد فرمایا:

"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَکُمْ." (محمد: ۳۳)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! اللہ کی فرماں برداری کرو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرو اور اپنے اچھے اعمال کو رائیگاں نہ کرو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے "ولا تبطلوا اعمالکم" کی تفسیر میں ارشاد فرمایا ہے کہ شک اور نفاق یا غرور سے اپنے اعمال کو رائیگاں نہ کرو۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے کسی بھی ثابت شدہ حکم میں شک کرنے اس میں قولی یا عملی طور پر منافقت برتنے یا اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے کسی حکم کو اپنی شان کے لائق نہ سمجھنے یا اسے اپنے سے کمتر درجہ کے لوگوں کے شایانِ شان سمجھنے سے انسان کے نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

ہمارا المیہ یہ ہے کہ آج ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ڈاڑھی بڑھانے کے حکم کو شک کی نگاہوں سے دیکھتے اور اسے اپنے سے کم درجہ کے لوگوں کے لئے مناسب سمجھتے ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ ڈاڑھی رکھنے والوں کو تحقیر و تذلیل کا نشانہ بنانے سے بھی باز نہیں آتے اور اس چیز کا ہمیں قطعاً احساس نہیں کہ ہمارا یہ رویہ ہماری چھوٹی موٹی نیکیوں اور اچھے اعمال کے ضائع ہو جانے کا سبب بن جائے گا۔ (اعاذنا اللہ تعالیٰ)

بالخصوص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین کی تعمیل اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی سے اجتناب ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ اللہ جل

شانہٗ کا ارشاد ہے:

"فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ." (نور: ٦٣)

ترجمہ:۔ سو جو لوگ اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہئے کہ کہیں ان پر کوئی مصیبت آ گرے یا انہیں دردناک عذاب پہنچے۔

ڈاڑھی کٹوا کر حضرات انبیاء علیہم السلام کی اتباع کے خداوندی ارشاد کی مخالفت سے خطرناک و دردناک عذاب میں مبتلا ہونے اور مصیبتوں میں جاپڑنے کا شدید خطرہ موجود ہے۔ جس شخص کو اللہ دنیا میں مصیبت میں اور قبر و آخرت میں عذاب الیم میں مبتلا کر دیں تو وہ یقیناً خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق ہے۔ اعاذنا اللہ تعالیٰ۔

## ڈاڑھی رکھنا تقاضائے فطرتِ انسانی ہے

"عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ بِالْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ." (صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۲۹)

ترجمہ:۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دس چیزیں فطرت میں سے ہیں۔ (۱) مونچھیں کتروانا (۲) ڈاڑھی بڑھانا (۳) مسواک کرنا (۴) ناک میں پانی ڈالنا (۵) ناخن کٹوانا (۶) انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا (۷) بغل اور (۸) زیر ناف کے بال صاف کرنا (۹) اور پانی سے استنجاء کرنا۔ (دسویں چیز کا راوی سے ذہول ہو گیا)

انسان روزمرہ کی زندگی میں بہت سے ایسے اعمال سرانجام دیتا ہے جن کے لیے اس کی فطرت سلیمہ ہی اسے ایسا کرنے پر ابھارتی ہے۔ نفس میں پیدا ہونے والا داعیہ اسے کام کے کرنے پر مجبور کرتا ہے مثلاً ناک صاف کرنا، ناخن کتروانا، پانی کے ساتھ استنجاء کرنا وغیرہ...... وہ تمام امور ہیں جن کے سرانجام دینے کے لئے انسان نہ کسی کے حکم کا انتظار کرتا ہے اور نہ ہی دلیل کا مطالبہ کرتا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ایسے دس امور فطرت میں داخل ہیں۔ اور ڈاڑھی بڑھانا بھی انہیں امور میں سے ایک امر ہے۔ ڈاڑھی کے بڑھانے پر بھی فطرت سلیمہ مجبور کرتی ہے۔ ڈاڑھی کا کٹوانا یا منڈوانا خلاف فطرت امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاڑھی منڈوانے والے سخت ترین ذہنی کرب اور مشکل کا شکار رہتے ہیں۔ رقم اور وقت کے ضیاع کے ساتھ بالکل ایسے خلاف فطرت کام کرتے ہیں جیسے کوئی شخص خلاف فطرت استنجاء پانی سے کرنا چھوڑ دے یا ناک صاف کرنا چھوڑ دے۔ تو ظاہر ہے کہ ایسا کرنے سے ہر آدمی خود بھی گھن کھاتا ہے اور

دیکھنے والے حضرات بھی۔ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان ارشاد گرامی کے موافق ڈاڑھی نہ رکھنے والے بھی بالکل ایسے ہی قابل نفرت عمل کے مرتکب ہیں۔

## ڈاڑھی رکھنا اطاعتِ خداوندی ہے

درج ذیل سطور میں قارئین ملاحظہ فرمائیں گے کہ ڈاڑھی رکھنا جملہ انبیاء علیہم السلام کی سنت قدیمہ ہے جملہ شرائع نے اپنے اپنے متبعین کو ڈاڑھی رکھنے کا حکم دیا۔ سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک ہر نبی نے ڈاڑھی رکھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب انبیاء علیہم السلام کی اطاعت کا حکم فرمایا ہے۔ جب کہ ارشاد الٰہی ہے۔

"اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ھَدَی اللّٰہُ فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہْ" (انعام:۸۹)

ترجمہ:۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت سے نوازا سو آپ ان کی ہدایت کی اقتداء کیجئے۔

چنانچہ ڈاڑھی رکھنا انبیاء علیہم السلام کی ہدایت کا ایک حصہ ہے اور ارشاد خداوندی کے تحت ایسے اجماعی مسائل جن پر جملہ انبیاء علیہم السلام متفق چلے آرہے ہیں ان کی اقتداء ضروری ہے۔ اور جملہ انبیاء علیہم السلام کی اقتداء درحقیقت اطاعت خداوندی ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

"مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ" (نساء: ۷۹)

ترجمہ:۔ جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی۔

## ڈاڑھی رکھنا تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے

۱:...... صاحب مجمع البحار اپنی کتاب کے صفحہ ۵۵ پر حدیث عشر من الفطرۃ کی شرح میں رقمطراز ہیں:

" عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ اَیْ مِنَ السُّنَّةِ اَیْ سُنَنِ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ الَّتِیْ اُمِرْنَا بِاقْتِدَائِهِمْ فِیْهَا ...... "

ترجمہ: " دس امور فطرت میں سے ہیں " جن کا مطلب یہ ہے کہ دس چیزیں انبیاء علیہم السلام کی وہ سنتیں ہیں، جن کی پیروی کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔

یہ دس سنتیں گذشتہ سطور میں تحریر کی جاچکی ہیں۔ جو تقاضائے فطرت بھی ہیں اور ایک لاکھ چوبیس ہزار حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت قدیمہ بھی اور ان کی پسندیدہ اور محبوب بھی۔

علامہ نوویؒ شارح صحیح مسلم نے بھی اس حدیث کی شرح میں ڈاڑھی کو سب انبیاء علیہم السلام کی سنت قرار دیا ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ ڈاڑھی کٹوانا یا منڈوانا جملہ انبیاء علیہم السلام کی سنت قدیمہ سے بغاوت اور مخالفت ہے۔

۲:...... قرآن شریف میں ارشاد ہے:

" وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ. " (بقرہ: ۱۲۴)

ترجمہ: اور جب ابراہیم علیہ السلام کا ان کے رب نے چند

باتوں میں امتحان لیا پھر وہ ان کو پورے طور پر بجالائے۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ رب العزت نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا چند باتوں میں امتحان لیا تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام ان باتوں میں پورے اترے۔ یہ باتیں کون سی تھیں؟ مفسر قرآن حبر الامۃ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کی تفسیر خصائل فطرت سے کی ہے۔ خصائل فطرت دس ہیں جن کا ذکر گذشتہ بالا سطور پر گزر چکا ہے۔ ان میں سے ایک ڈاڑھی کا بڑھانا ہے۔ معلوم ہوا کہ جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت بھی ڈاڑھی رکھنا ہے۔

۳:...... قرآن مجید کی ایک اور آیت ملاحظہ ہو' حضرت ہارون علیہ السلام اپنے بھائی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے التجا کرتے ہیں:

"یَابْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي" (طٰہٰ: ۹۴)

ترجمہ:۔ اے میری ماں کے بیٹے میری ڈاڑھی اور میرے سر کو مت پکڑو۔

اس آیت میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی سیدنا ہارون علیہ السلام پر بنی اسرائیل کے گاؤ پرستی میں مبتلا ہو جانے پر ناراضگی اور سختی کرنے پر حضرت ہارون علیہ السلام کے ارشاد کو بیان کیا گیا ہے' کہ اے میری ماں جائے بھائی! میرے سر اور ڈاڑھی کے بال مت پکڑو۔

معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا ہارون علیہ السلام کی اتنی لمبی ڈاڑھی تھی جو حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں آگئی تھی' جسے پکڑنے سے سیدنا ہارون علیہ

السلام نے منع فرمایا اور اپنا عذر بیان فرمایا۔ یعنی اس آیت سے ثابت ہوا کہ سیدنا ہارون علیہ السلام کی ڈاڑھی تھی اور ڈاڑھی بھی خشخشی یا چھوٹی سی نہیں تھی بلکہ اتنی ڈاڑھی تھی جو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی مٹھی میں آ گئی چنانچہ اتنی ہی ڈاڑھی سنت انبیاء ہے جو ایک مٹھی ہو۔ (کتنی مقدار ڈاڑھی ضروری ہے؟ رسالہ کے آخر میں انشاء اللہ مستقل بحث ذکر کی جائے گی۔)

## ڈاڑھی رکھنا رحمۃ اللعالمین علیہ ﷺ کی محبوب سنت ہے

جناب رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بھی باریش تھے اور ڈاڑھی بڑھانے کا بارہا حکم بھی ارشاد فرمایا اور ڈاڑھی نہ رکھنے والوں سے اظہار نفرت بھی فرمایا۔ ذیل میں چند احادیث بطور مثال نقل کی جاتی ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ڈاڑھی کی کیفیت کیا تھی؟ اس سلسلہ میں ترمذی شریف کی روایت ملاحظہ ہو:

" كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثَّ اللِّحْيَة تَملأُ صَدْرَهُ وفي رواية قد ملأت لحيته ما بين هذا قد ملأت غرة ...... (ترمذی فی الشمائل)

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ڈاڑھی مبارک اس قدر گھنی تھی کہ سینہ مبارک کو بھر دیتی تھی۔

دوسری روایت میں ہے کہ دائیں بائیں اور سینہ مبارک کو بھر دیتی تھی۔

شمائل ترمذی ہی میں ابن ابی ہالہؓ سے مروی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان فرماتے ہوئے کہتے ہیں:

"كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثُّ اللِّحْيَةِ"

(شمائل ص ۲)

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوب گھنی داڑھی والے تھے۔

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر کے بالوں اور داڑھی میں سفید بال آنا شروع ہو گئے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیل استعمال فرماتے تو ظاہر نہ ہوتا۔ اور جب بال منتشر ہوتے تو معلوم ہونے لگتا اور آپ ﷺ کی داڑھی کے بال بہت کثیر تھے۔

علامہ ابن جوزیؒ "الوفاء باحوال المصطفیٰ" میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلیہ مبارک کے ذکر میں فرماتے ہیں:

"كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَظِيْمَ اللِّحْيَةِ"

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی داڑھی والے تھے۔

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ڈاڑھی رکھنے کا حکم

اوپر چند احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ اقدس پر داڑھی مبارک کا ثبوت واضح دلائل سے پیش کیا گیا ہے۔ اب ہم آپ کے سامنے بقدر ضرورت چند احادیث پیش کرتے ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے بار بار تاکید کے ساتھ ڈاڑھی رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ آپ ﷺ جو حکم فرمائیں اس پر بلا چون وچرا عمل کرنا واجب ہوتا ہے:

"عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْمُشْرِکِیْنَ اَوْفِرُوا اللُّحٰی وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ." (بخاری، مسلم، مشکوۃ. ص ۳۸۰)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مشرکین کی مخالفت کرو ڈاڑھیاں پوری رکھو اور مونچھوں کو خوب کاٹو۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مشرکین ڈاڑھی کٹواتے اور مونچھیں بڑھاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو ہدایت فرمائی کہ جیسے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم عقائد و اعمال میں مشرکین سے بیزاری اختیار کرتی ہے شکل و صورت میں بھی ان سے بے زاری اختیار کرے۔ مشرکین ڈاڑھی کٹواتے ہیں مومنین ڈاڑھی بڑھاتے ہیں۔ مشرکین مونچھیں بڑھاتے ہیں اہل ایمان اپنی مونچھیں کترواتے ہیں۔

صد افسوس! کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والی امت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس واضح ارشاد کے باوجود بھی مشرکین جیسی شکل اختیار کر کے بجائے ان کی مخالفت کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتی ہے۔ یہی وجہ

ہے کہ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے مسلمانوں اور کافروں میں شکل سے امتیاز کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ کہ ان میں سے کون سے مسلمان ہیں اور کون سے غیر مسلم و کافر۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ."

(هود: ۱۱۲)

ترجمہ:۔ اور ظالموں کی طرف نہ جھکو (اس میلان کی وجہ سے) تم کو بھی آگ لگ جائے گی۔

داڑھی کٹوانا اور مونچھیں منڈوانا تو مشرکین کی طرف پورا میلان اور ان کی موافقت ہے، جیسا کہ حدیث بالا سے معلوم ہوا ہے۔ اس لیے اس جرم کے ارتکاب سے عذاب کا سخت اندیشہ موجود ہے۔ اللھم احفظنا!

**فائدہ:**

داڑھی منڈوانا اور مقدار شرعی سے کم داڑھی کتروانا دونوں قابل مواخذہ جرم اور گناہ عظیم ہیں لیکن بعض فقہاء کرام نے داڑھی کتروانے کو منڈوانے سے بھی بڑا گناہ بتایا ہے۔

ایک اور حدیث گرامی ملاحظہ ہو:

"عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَاَرْخُوا اللُّحٰى خَالِفُوا الْمَجُوْسَ." (صحیح مسلم ص ۱۲۹ ج ۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مونچھیں کترواؤ اور داڑھیاں لمبی چھوڑ دو اور مجوسیوں کی مخالفت کرو۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجوسی داڑھی کتروایا کرتے تھے اور مشرکین کا بھی یہی طریقہ تھا۔

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اس حدیث کی تشریح فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''اس حدیث سے وہ وجہ معلوم ہوگئی، جس کی بناء پر اعفاء لحیہ کا حکم دیا گیا۔ عرب کے پڑوسی ممالک میں سے پہلے فارس کے مجوسیوں نے اس مردانہ حسن ...... داڑھی پر حملہ کیا، چونکہ اس وقت تک داڑھی مونڈنے کو عیب شمار کیا جاتا تھا اس لیے مجوسیوں نے اپنے اندر یکایک داڑھیاں مونڈنے کی ہمت نہ پائی اور ابتداء وہ اپنی داڑھیاں چھوٹی کرنے لگے اور رفتہ رفتہ ان میں کچھ لوگ اپنی داڑھیاں مونڈنے بھی لگے۔ عین ممکن ہے کہ مجوسیوں سے متاثر ہو کر جزیرۃ العرب کے کچھ مشرکین بھی داڑھیاں چھوٹی کرانے یا مونڈنے لگے ہوں، اگرچہ اس وقت مسلمان داڑھی رکھ رہے تھے لیکن ان پر اس کی دینی و شرعی حیثیت واضح نہ تھی، خطرہ تھا کہ کہیں آگے چل کر ان میں کچھ لوگ مجوسی تہذیب سے متاثر نہ ہو جائیں چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حکم

سے اس کی شرعی حیثیت واضح فرمادی اور مسلمانوں کو حکم دیا کہ اس معاملہ میں مجوس کی مخالفت کرنا تم پر لازم ہے۔ داڑھی کا معاملہ محض رواج اور عادت سے تعلق نہیں رکھتا' بلکہ یہ اسلامی معاشرے کا ایک شعار اور اسلامی تہذیب کا ایک نشان ہے۔"

یہ بات تمام محدثین لکھتے ہیں کہ اس وقت مجوسی عام طور پر داڑھیاں مونڈتے نہ تھے بلکہ چھوٹی کراتے تھے۔ ابو شامہ کے وقت میں جب کچھ لوگوں نے داڑھیاں مونڈیں تو انہوں نے بڑے رنج وغم کے ساتھ کہا:

"اب کچھ لوگ ایسے پیدا ہو رہے ہیں جو اپنی داڑھیاں منڈوا دیتے ہیں۔ یہ فعل اس سے بھی زیادہ شدید ہے جو مجوسیوں کے بارے میں منقول ہے۔ کیونکہ وہ اپنی داڑھیاں چھوٹی کراتے تھے۔" (فتح الباری ج ۱۰ ص ۳۵۱)

امام نوویؒ لکھتے ہیں:

"وَكَانَ مِنْ عَادَةِ الْفُرْسِ قَصُّ اللِّحْيَةِ فَنَهَى الشَّرْعُ عَنْ ذَالِكَ." (شرح مسلم ص ۱۲۹)

ترجمہ:۔ فارسیوں (مجوسیوں) کی عادت تھی کہ وہ داڑھی کے بال کاٹ کر کم کرتے تھے لہٰذا شریعت نے اس سے منع کیا۔

ان میں کچھ لوگ اپنی داڑھیاں منڈوانے بھی لگے تھے جیسا کہ علامہ عینیؒ نے لکھا ہے:

"لِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَقْصُرُوْنَ لُحَاهُمْ وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ يَحْلِقُهَا."

ترجمہ:۔ اس لئے کہ وہ لوگ اپنی ڈاڑھیاں چھوٹی کراتے تھے اوران میں کچھ لوگ مونڈ ڈالتے تھے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجوسیوں کی مخالفت کرنے اور ڈاڑھی بڑھانے اور مونچھیں چھوٹی رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

ڈاڑھی نہ رکھنے والے حضرات مشرکین اور مجوسیوں کی راہ پر چل رہے ہیں۔ جب کہ اللہ تعالیٰ کے نبی برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

"لَيْسَ مِنَّا مَنْ عَمِلَ بِسُنَّةِ غَيْرِنَا."

ترجمہ:۔ جو شخص ہمارے غیروں کے طریقہ پر چلتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اعاذنا اللہ تعالیٰ!

نیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی تو بہت معروف ہے:

"مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ" (جامع صغیر ص ۸ ج ۲)

ترجمہ:۔ جو شخص کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے وہ انہیں میں سے ہے۔

ایک اور حدیث گرامی ملاحظہ ہو:

"عن ابن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْفُوْا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوْا اللُّحٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ اَمَرَ بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ" (ایضاً)

ترجمہ:۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مونچھوں کو کٹواؤ اور داڑھی بڑھاؤ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھوں کو کٹوانے اور داڑھی کو بڑھانے کا حکم فرمایا۔

ان تمام احادیث مبارکہ میں واضح طور پر حضور ﷺ نے داڑھی رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔ حضور ﷺ کے امتی ہونے کا دعویٰ کرنے والے ہر شخص کو ان سے نصیحت حاصل کرتے ہوئے حضور ﷺ کی ناراضگی مول لینے سے بچنا چاہئے اسی میں مسلمانوں کی نجات ہے۔

## داڑھی نہ رکھنے والے سے حضور علیہ السلام کا اظہارِ نفرت

کسریٰ شاہ ایران کی طرف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا مکتوب گرامی ارسال کیا...... جس میں اسے دعوتِ اسلام دی۔ لیکن اس بدبخت نے آپ ﷺ کے مکتوب گرامی کی توہین کرتے ہوئے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گورنر یمن (باذام۔ ہدایہ ج۴ ص ۲۷۰) کو خط لکھا کہ وہ دو آدمی بھیج کر حضور علیہ السلام کو گرفتار کرائے اور میری طرف بھیج دے (العیاذ باللہ)۔ باذان کے بھیجے ہوئے دو پولیس مین حضور علیہ السلام کے پاس پہنچے تو ان کی داڑھیاں منڈی ہوئی تھیں اور مونچھیں بہت بڑی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی شکل سے بے حد نفرت فرمائی اور ان سے فرمایا:

" وَيْلَكُمَا مَنْ اَمَرَكُمَا بِهٰذَا ...... ؟ قَالُوْا اَمَرَنَا رَبُّنَا ......

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ رَبِّیْ قَدْ اَمَرَنِیْ بِاِعْفَاءِ لِحْیَتِیْ وَقَصِّ شَارِبِیْ۔" (بدایہ ج ۴ ص ۲۷۰)

ترجمہ:۔ تم پر ہلاکت ہو تم کو کس نے ایسی مکروہ شکل بنانے کا حکم دیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے رب یعنی کسریٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا لیکن میرے رب نے تو مجھے داڑھی رکھنے اور مونچھیں کٹوانے کا حکم دیا ہے۔

اہل اسلام کے لیے قابل عبرت یہ بات ہے کہ آنے والے کافر تھے' وہ اسلامی احکام کے مکلف اور پابند بھی نہ تھے۔ اپنی ایک تہذیب و تمدن رکھنے والے تھے اس کے باوجود ان کی شکل و صورت اتنی مکروہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف نظر کرنا بھی پسند نہ فرمایا' وجہ یہ تھی کہ ان کا یہ عمل فطرت سلیمہ کے خلاف اور شیطانی اثر کا نتیجہ تھا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ بددعا دی کہ "تم ہلاک ہو جاؤ"... غور کیجئے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنے والوں کو داڑھی نہ رکھنے اور مونچھیں بڑھانے کی وجہ سے بددعا ارشاد فرما رہے ہیں کہ خدا تمہیں ہلاک کرے' معلوم ہوا کہ اس عمل کے مرتکب کے لئے حضور علیہ السلام کی بددعا ہے اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بددعا سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے رب نے

مجھے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹوانے کا حکم دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فعل کی نسبت اللہ کے حکم کی طرف کی۔

معلوم ہوا کہ داڑھی رکھنا محض آپ کی عادت یا عرب کی تہذیب نہ تھی بلکہ یہ عمل خاص اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ داڑھی رکھنا سنت محمدی ہے اور داڑھی نہ رکھنا حضور علیہ السلام کے گستاخ اور آپ کے بدترین دشمن کسریٰ پرویز کی سنت ہے۔ جس نے حضور علیہ السلام کو گرفتار کرانے کی کوشش کی تھی۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو حضور علیہ السلام کی سنت پر عمل کرنے والا بنائے۔

## داڑھی رکھنے والے کے لیے بشارتِ نبوی ﷺ

قارئین کرام! ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ داڑھی رکھنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی بھی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سنت سے محبت رکھنے والے کے لئے ارشاد فرمایا:

"مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّۃِ۔" (مشکوٰۃ صفحہ ۳۰)

ترجمہ۔ جس شخص نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

سبحان اللہ! کیا ہی مقام ہے سنت سمجھ کر داڑھی رکھنے والے کا کہ وہ حضور علیہ السلام کا سچا محب اور عاشق ہے اور حضور علیہ السلام کی محبت اسے جنت

میں حضور علیہ السلام کی رفاقت نصیب کرے گی۔

ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهُ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ." (بیہقی)

ترجمہ: جس شخص نے میری امت کے فساد کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھا اس کے لئے ایک سو شہید کا ثواب ہے۔

یقیناً امت میں ڈاڑھی نہ رکھنے کا فساد غالب ہے اس دور میں ڈاڑھی پر پختگی دکھانے والا یا اس سنت کو زندہ کرنے والا آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق سو شہیدوں کے اجر کا حق دار ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اجر ہم سب کو نصیب فرمائے۔ آمین!

## ڈاڑھی اسلام کا شعار ہے

مذہب اسلام جن خصوصیات کا حامل ہے ان میں ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ مذہب اپنے پیروکاروں کے لئے علیحدہ تہذیب وتمدن اور معاشرہ رکھتا ہے۔ اپنے متعین شدہ معاشرے کے لئے خاص لباس اور ان کے لئے مخصوص شکل وصورت کی تعیین کرتا ہے۔ مثلاً یہ کہ عورتیں سر کے بال نہ کٹوائیں۔ حجاب اختیار کریں بدن کو نہ گندوائیں، مردوں کی مشابہت نہ اختیار کریں۔ ایسے ہی مردوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ عورتوں کی مشابہت اختیار نہ کریں، ڈاڑھیاں نہ کٹوائیں، مونچھیں نہ بڑھائیں وغیرہ۔ اسی لیے علماء امت نے ڈاڑھی کو اسلام کا شعار قرار دیا ہے یہی وجہ

ہے کہ قرون اولیٰ کا تقریباً ہر مسلمان داڑھی والا تھا۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ."

(حج: ۳۱)

ترجمہ:۔ اور جو شخص دین خداوندی کی یادگاروں کا پورا لحاظ رکھتا ہے تو اس کا یہ لحاظ رکھنا دلوں میں خوفِ خدا کی وجہ سے ہوتا ہے۔

## خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم کا عمل

خلافتِ اسلامیہ میں امیر المومنین سے لے کر چپڑاسی تک سب مسلمان داڑھی کو اپنا شعار سمجھتے تھے اور یہی حال رعایا کا تھا۔ اس لحاظ سے داڑھی رکھنا خلفاء راشدین ﷺ کی سنت بھی ہے۔ جن کے متعلق حدیث مبارک میں ارشاد فرمایا گیا ہے:

"عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ."

ترجمہ:۔ میری سنت اور میرے خلفاء راشدین مہدیین کی سنت کو لازم پکڑو۔

استیعاب میں علامہ ابن عبدالبرؒ خلفاء راشدین ﷺ کے خصائل ذکر کرتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

"كَانَ كَثُّ اللِّحْيَةِ......"

ترجمہ:۔ وہ گھنی داڑھی والے تھے۔

جبکہ حضرت عثمانؓ کے بارے میں "الاصابہ" میں لکھا ہے:

"كَانَ عَظِيْمَ اللِّحْيَةِ......"

ترجمہ:۔ وہ بڑی ڈاڑھی والے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں:

" لحیہ امیر المومنین علیؓ پری کردسینہ را وہم چنیں لحیہ امیر المومنین عمر و عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین۔"

ترجمہ:۔ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی ڈاڑھی ان کے سینہ کو بھر دیتی تھی۔ اسی طرح امیر المومنین عمر و عثمان رضی اللہ عنہما کی ڈاڑھیاں ان کے سینوں کو بھر دیتی تھیں۔

## ڈاڑھی منڈوانا چاروں ائمہ کرام کے نزدیک حرام ہے

الفقہ علی المذاہب الاربعہ میں ہے۔ ڈاڑھی منڈانا حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ، حنابلہ کے نزدیک حرام ہے۔

"قال ابن الرافعة ان الشافعی نص فی الام بالتحریم۔"

ترجمہ:۔ امام ابن الرافعہ کہتے ہیں کہ کتاب الام میں حضرت امام شافعیؒ نے خود اس (حلق لحیہ) کے حرام ہونے کی تصریح فرمائی ہے۔

بلاشک مذاہب اربعہ متفق ہیں اس بات پر کہ ڈاڑھی بڑھانا واجب ہے

اور اس کا مونڈنا حرام ہے۔

حضرات مالکیہ کا مذہب یہ ہے:

"مذهب السادة المالكية حرمة حلق اللحية وكذا قصها اذا كان يحصل بها المثلة."

ترجمہ:۔ داڑھی منڈانا حرام ہے۔ اور اس طرح اس کا کتروانا بھی حرام ہے۔ جب کہ اس سے صورت بگڑے۔

اور فقہ حنفی کی کتاب شرح المنیر میں مذکور ہے:

"المعتمد حرمة حلقها ومنهم من صرح بالحرمة ولم يحك خلافا كصاحب الانصاف."

ترجمہ:۔ معتبر قول یہی ہے کہ داڑھی منڈانا حرام ہے اور مؤلف انصاف نے حرمت کی تصریح کی ہے اور اس حکم میں کسی کا بھی خلاف نقل نہیں کیا۔ (داڑھی کا وجوب ص ۳۲)

## داڑھی کٹوانا خلقتِ خداوندی کو بگاڑنا ہے

قارئین کرام! آپ گذشتہ صفحات میں پڑھ چکے ہیں کہ داڑھی رکھنا امورِ فطرت میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو اسی داڑھی والی شکل پر پیدا کیا ہے اور اسی شکل پر رہنا پسند کیا ہے۔ شیطان کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ وہ تخلیق خداوندی میں بگاڑ پیدا کرے۔ چنانچہ شیطان مردود کو جب خالق نے راندۂ درگاہ بنایا تو اس نے فوراً ہی اللہ تعالیٰ سے کہہ دیا تھا:

"لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ " (نساء : ۱۱۷)

ترجمہ:۔ میں ضرور تیرے بندوں میں سے مقررہ حصہ لوں گا اور ضرور انہیں گمراہ کروں گا اور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا اور انہیں حکم کروں گا کہ وہ جانوروں کے کان کاٹیں گے اور میں انہیں حکم دوں گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی شکل کو بگاڑیں گے۔

جبکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ...... " (روم : ۳۰)

ترجمہ:۔ اللہ کی بنائی ہوئی میں کوئی تبدیلی نہیں۔

قارئین کرام! شیطان کا حکم تبدیل کرنے کا ہے' رحمان کا حکم شکل برقرار رکھنے کا ہے۔ یہ ہمارے لیے مقام فکر ہے کہ ہم رحمان کے فرمانبردار بن کر اس کی طرف سے اخروی نعمتوں کے مستحق قرار پاتے ہیں' یا شیطان کا حکم مان کر دنیا میں ہی اپنی شکلیں مسخ کر لیتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ ڈاڑھی کٹوانا یا منڈوانا شیطان کے حکم کی تعمیل اور خلقت خداوندی میں بگاڑ ہے۔

مزید برآں یہ کہ ڈاڑھی کا منڈوا دینا "مثلہ" بھی ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اس عمل کو مثلہ قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ڈاڑھی منڈوانا مثلہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مثلہ سے منع فرمایا ہے۔

امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے پوری داڑھی منڈوا دینے کے مثلہ ہونے پر اجماع امت نقل کیا ہے۔ بحوالہ اللحیہ لماذا.......

اسلام نے چہرہ اور اس کے حسن کی حفاظت کا خاص اہتمام کروایا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چہرہ پر تھپڑ مارنے سے منع فرمایا۔ سعید ابن مقرن رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنے غلام کو تھپڑ مار رہا ہے آپ نے اسے فرمایا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ یہ صورت قابل احترام ہے۔ ظاہر ہے کہ چہرے پہ تھپڑ مارنا چہرے کی حرمت وعزت کے خلاف ہے تو چہرے سے داڑھی کا صاف کر دینا تو بطریق اولی چہرے کے اکرام کے خلاف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فقہاء کرام نے بطور تعزیر وسزا کے بھی کسی کے چہرہ سے داڑھی مونڈ دینے کی اجازت نہیں دی۔ اس لیے کہ یہ فعل حرام اور فطرت کو بدلنا ہے۔

امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ارشاد فرماتے ہیں:

"وقصه اى اللحية سنة المجوس وفيه تغيير خلق الله"

ترجمہ:۔ داڑھی کا کاٹنا مجوسیوں کی سنت ہے اور اس میں اللہ کی پیدائش اور بناوٹ کو بدلنا ہے۔ (جو کہ شیطانی عمل ہے)

## داڑھی کٹوانا دوسرے گناہوں سے بدتر گناہ ہے

عام گناہ کے مرتکب مسلمان اور داڑھی منڈوانے والے مسلمان کے گناہ میں بالکل اس طرح فرق کیا جا سکتا ہے جیسا کہ حکومت وملک کے ایک عام مخالف اور ایک مخالفت کا پرچم اٹھا کر اعلانیہ بغاوت کرنے والے کے درمیان کیا جا سکتا ہے۔

ظاہر ہے کہ اول بھی جرم کا مرتکب ہے۔ وہ بھی مجرم ہے لیکن اس مجرم سے کم جو اعلانیہ بغاوت کر رہا ہے۔ ثانی الذکر مجرم حکومت کی طرف سے ناقابل معافی ہوا کرتا ہے۔

عام گناہ کا مرتکب محض اپنے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے' جب کہ ڈاڑھی کاٹنے اور مونڈنے کا مرتکب دوسروں کو بھی اس گناہ کی عملی دعوت پیش کر رہا ہے۔ اور شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف اعلانیہ علم بغاوت بلند کر رہا ہے عام گناہ کی معافی آسان ہے بنسبت اعلانیہ گناہ کے۔ اس لیے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافیٰ اِلَّا الْمُجَاھِرِیْنَ." (بخاریؒ و مسلمؒ)

ترجمہ:۔ میری ساری امت قابل معافی ہے ماسوائے اعلانیہ گناہ کے ارتکاب کرنے والوں کے۔

مزید برآں یہ کہ عام گناہ وقتی ہوتا ہے' ڈاڑھی نہ رکھنے کا گناہ دائمی ہے۔ مثلاً جھوٹ' غیبت' شراب' زنا' قتل وغیرہ...... گناہ کبیرہ ہیں لیکن ان گناہوں کا مرتکب ہر وقت ان گناہوں میں مبتلا نہیں رہتا۔ جھوٹ وغیبت ایک وقت میں بولے گئے اور بس انہیں اوقات میں ہی گناہ لکھا گیا' شراب وزناء اور قتل مخصوص وقت میں ارتکاب کیے گئے اور انہیں اوقات میں ہی ان کے گناہ لکھے گئے۔ بخلاف ڈاڑھی نہ رکھنے والے کے کہ جب ڈاڑھی کاٹی یا مونڈی گئی' گناہ شروع ہوا اور معافی نہ مانگنے تک گناہ لکھا جاتا رہا۔ گویا ڈاڑھی نہ رکھنے والے کے چوبیس گھنٹے ہی گناہ میں صرف ہوئے' وہ سو رہا ہے تو حالت گناہ میں ہے' جاگ رہا ہے تو حالت گناہ میں ہے'

اگر عبادت میں مصروف ہے تب بھی معصیت اس کے ساتھ قائم ہے۔ (در منثور)

اور اگر اسی حالت میں موت آ گئی اور موت سے قبل توبہ کی توفیق بھی نہ ہوئی تو مرتے وقت بھی یہ شخص معصیت و گناہ کی حالت میں ہے اور حضور علیہ السلام کے ارشاد گرامی کے موافق جس حالت میں کسی کو موت آئے گی وہ اسی حالت میں روز محشر خالق تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو قیامت میں ایسا شخص جب اٹھایا جائے گا تو گناہ کی حالت میں ہوگا اور تو اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حوض کوثر پر حاضری ہوگی تو ایسا شخص حضور علیہ السلام کی سنت سے بغاوت کی حالت میں ہوگا۔ اور یقیناً یہ حضور علیہ السلام سے شرما رہا ہوگا۔ اور اس قابل نہ ہوگا کہ حضور علیہ السلام کو منہ دکھا سکے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس گناہ سے فی الفور توبہ کر لی جائے اور داڑھی رکھ لی جائے۔ اس لیے کہ موت کے وقت کا کسی مسلمان کو علم نہیں۔ ورنہ سوءِ خاتمہ کا قوی اندیشہ ہے۔ درمنثور میں قوم لوط کی ہلاکت کے اسباب میں سے ایک سبب داڑھی نہ رکھنا بھی مذکور ہے۔

## داڑھی منڈوانے والے کے لیے سخت وعید

داڑھی منڈانے والا آدمی عورتوں سے مشابہت اختیار کرتا ہے' جو سخت ترین گناہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں:

"لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ."

(رواہ البخاری)

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی سی شکل اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں کی سی شکل اختیار کرتی ہیں۔

اسی طرح ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ وَلَا مَنْ تَشَبَّهَ بِالنِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ."

ترجمہ:۔ وہ عورتیں ہم میں سے نہیں ہیں جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور وہ مرد ہم میں سے نہیں جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

ان احادیث شریفہ سے معلوم ہوا کہ ڈاڑھی منڈوانے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لعنت کے مستحق ہیں۔ (اعاذنا اللہ تعالیٰ)

واضح رہے کہ ڈاڑھی منڈواتے وقت اگر نیت عورتوں سے مشابہت کی نہ بھی ہو تب بھی یہ مشابہت متحقق ہو جاتی ہے۔ اس لیے کہ بعض اعمال محتاج نیت بھی نہیں ہوتے' اعمال صادر ہوتے ہی واقع ہو جایا کرتے ہیں۔ اس لیے ہر مسلمان کو فی الفور توبہ کر کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لعنت سے بچنا چاہیے تاکہ اللہ کی رحمت متوجہ ہو سکے۔

## ڈاڑھی کا مذاق اڑانا کفر اور موجب عذاب ہے

بعض مسلمان نافہمی کی وجہ سے ڈاڑھی کا مذاق اڑاتے ہیں اور ڈاڑھی کی

طرح کے نام رکھتے ہیں جب کہ بعض لوگ داڑھی سے سخت نفرت کرتے ہیں' بعض لوگوں کے متعلق سنا ہے کہ رشتہ دینے کے لئے ڈاڑھی کے منڈوانے کی شرط لگاتے ہیں' اور بعض مقامات پر دولہا کے ڈاڑھی والے ہونے کی وجہ سے سسرال نے بارات کو خالی بھیج کر نکاح سے انکار کر دیا اور بعض دلہنوں کو جب شوہر کی ڈاڑھی کا علم ہوا تو انہوں نے شادی کرنے سے انکار کر دیا۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ سب کام مفضی الی الکفر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

"قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ." (التوبہ:٦٥)

ترجمہ:۔ آپ فرما دیجئے کہ اللہ کے ساتھ اور اس کی آیتوں کے ساتھ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تم مذاق اڑاتے تھے۔

مراد یہ ہے کہ دین کے وہ مسائل جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیے ان کا مذاق اڑانا دنیا و آخرت میں عذاب الٰہی کا موجب ہے۔

گذشتہ صفحات میں گذر چکا ہے کہ ڈاڑھی رکھنے کا حکم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خود دیا ہے تو اس کا مذاق اڑانا بھی موجب عذاب ہے۔ علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب شرح عقائد میں تحریر کیا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے کسی نام یا کسی حکم کا مذاق اڑائے تو کافر ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

"وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ

سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ.‘‘(انبیاء: ۴۰)

ترجمہ:۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جو پیغمبر گزرے ان سے بھی استہزاء کیا جا چکا ہے۔ آخر وہی (عذاب) ان پر نازل ہو گیا جس کا وہ مذاق بناتے تھے۔

اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے پیامِ تسکین ہے اور استہزاء کرنے والوں کے لئے عذاب کی وعید۔

ڈاڑھی کا مذاق اڑانے والے اس کو حقیر سمجھنے والے خدا کے عذاب سے ڈریں اور اپنی آخرت کی فکر کریں کہ وہ اپنے اس عمل سے کافر ہو کر دنیا سے نہ جائیں اور اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے جہنم کا ایندھن نہ بنائیں۔

## ڈاڑھی نہ رکھنے والے کی امامت واذان

ڈاڑھی نہ رکھنا سخت ترین معصیت ہے۔ ڈاڑھی کٹوانے یا منڈوانے والا انسان خائن بھی ہے اور فاسق بھی۔ اس لیے فقہائے احناف رحمہم اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ جو اس خیانت وفسق کا مرتکب ہے۔ فقہ حنفی کی کتاب تر وقیہ میں مذکور ہے:

’’جو شخص ڈاڑھی منڈوائے یا اس کو چھوٹا کرائے تو اس کی امامت جائز نہیں اور خود اس کی نماز میں بھی کراہت ہے۔ ایسا شخص دنیا و آخرت میں مردود وملعون ہے۔ (بحوالہ ڈاڑھی کے مسائل ص ۳۲)

ڈاڑھی منڈانے والا شخص اللہ اور رسول ﷺ کا نافرمان ہے۔ ایسے شخص کی

امامت سے برائی' بے حیائی اور خاص طور پر ڈاڑھی منڈانے کا رواج عام ہوگا۔اس لیے ضروری ہے کہ امام وہ شخص ہو جو شرعی شکل وصورت رکھتا ہو۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ڈاڑھی منڈانے والے شخص کو تارک تو بہ قرار دیا ہے۔فقہ حنفی کی معتبر کتاب ہدایہ ج ا' صفحہ ۱۲۲ میں علامہ مرغینانی رحمہ اللہ نے ڈاڑھی کٹوانے منڈوانے والے شخص کو فاسق قرار دے کر اس کی امامت مکروہ تحریمی قرار دی ہے۔

فتاویٰ کی مشہور کتاب رد المختار ج ا صفحہ ۳۶۵ میں ڈاڑھی نہ رکھنے والے کی اذان واقامت کو مکروہ تحریمی قرار دیا گیا ہے۔

جو حافظ ڈاڑھی منڈاتے یا کتراتے ہوں وہ گناہ کبیرہ کے مرتکب اور فاسق ہیں۔تراویح میں بھی ان کی امامت جائز نہیں اور ان کی اقتداء میں نماز مکروہ تحریمی ہے اور جو حافظ صرف رمضان المبارک میں ڈاڑھی رکھ لیتے ہیں اور بعد میں صاف کرا دیتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے۔ایسے شخص کو فرض نماز اور تراویح میں امام بنانے والے بھی فاسق اور گنہگار ہیں۔

## شرعی ڈاڑھی نہ رکھنے والے کی گواہی غیر معتبر ہے

قارئین کرام! گزشتہ صفحات سے یہ امر بخوبی واضح ہو گیا ہے کہ شرعی ڈاڑھی نہ رکھنا فسق اور بدترین گناہ ہے اور فقہی ضابطے کے تحت فاسق کی شہادت (گواہی) قبول نہیں ہوتی۔اس سے ڈاڑھی نہ رکھنے والے کی امور دینیہ میں گواہی کو فقہائے کرام نے غیر معتبر قرار دیا ہے۔چنانچہ علامہ شامیؒ اپنی شہرۂ آفاق کتاب

شامی ج ۱ صفحہ ۳۶۵ پر رقمطراز ہیں:

''لہٰذا بعض فقہاء و مفتیان کرام نے اس صورت میں کہ کسی کی حق تلفی کا اندیشہ ہو اور کوئی گواہ ماسوائے فاسق کے نہ ہو اور ڈاڑھی نہ رکھنے والا (فاسق) ذی وجاہت ہو اور اس کے صادق ہونے کا ظن غالب ہو تو اس کی گواہی کو قبول کیا جاتا ہے۔'' (احسن الفتاویٰ ج ۷ ص ۲۰۲)

## ڈاڑھی کی شرعی مقدار

ترمذی کتاب الادب (ص ۱۰۰' ج ۲) کی ایک روایت میں ذکر کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ریش مبارک کے طول وعرض سے زائد بال کاٹ دیا کرتے تھے۔ اس کی وضاحت صحیح بخاری کتاب اللباس (ج ۲' ص ۸۷۵) کی روایت سے ہوتی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حج وعمرہ سے فارغ ہونے کے موقع پر احرام کھولتے تو ڈاڑھی کو مٹھی میں لے کر زائد حصہ کاٹ دیا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی مضمون کی روایت منقول ہے۔ (نصب الرایہ ص ۴۵۸' ج ۲) اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ ڈاڑھی کی شرعی مقدار کم از کم ایک مشت ہے۔ (ہدایہ کتاب الصوم)

پس جس طرح ڈاڑھی منڈانا حرام ہے اسی طرح ڈاڑھی ایک مشت سے کم کرنا بھی حرام ہے۔ درّ مختار میں ہے:

''واما الاخذ منها وهي دون ذالک کما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبحه احد واخذ کلها

فعل یهود الهند ومجوس الاعاجم۔ " (شامی طبع جدید ص ۴۱۸، ج ۲)

ترجمہ:۔ اور ڈاڑھی کتروانا جب کہ وہ ایک مشت سے کم ہو جیسا کہ بعض مغربی لوگ اور ہیجڑے قسم کے آدمی کرتے ہیں پس اس کو کسی نے جائز نہیں کہا، اور پوری ڈاڑھی صاف کر دینا تو ہندوستان کے یہودیوں اور عجم کے مجوسیوں کا فعل تھا۔

یہی مضمون فتح القدیر ص ۷۷ ج ۲، اور بحر الرائق ص ۳۰۲، ج ۲ میں ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اشعۃ اللمعات میں لکھتے ہیں:

"حلق کردن لحیہ حرام است و گذاشتن آں بقدر قبضہ واجب است" (ص ۲۲۸، ج ۱)

ترجمہ:۔ ڈاڑھی منڈانا حرام ہے اور ایک مشت کی مقدار اس کا بڑھانا واجب ہے (پس اگر اس سے کم ہو تو کتروانا بھی حرام ہے۔)

امداد الفتاویٰ میں ہے "ڈاڑھی رکھنا واجب ہے اور قبضہ سے کم کتروانا حرام ہے"

لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَالِفُوْا الْمُشْرِكِيْنَ اَوْفِرُوْا اللُّحٰى۔ متفق علیه.

وفي الدر المختار يحرم على الرجال قطع لحيته وفيه

السنة فیھا القبضة.

ترجمہ:۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ مشرکین کی مخالفت کرو۔ ڈاڑھی بڑھاؤ' (بخاریؒ و مسلمؒ) اور درمختار میں ہے کہ مرد کے لئے ڈاڑھی کا کاٹنا حرام ہے اور اس کی مقدار مسنون ایک مشت ہے۔"

## بڑی مونچھوں کا حکم

یہ بات عام طور پر مشاہدے میں آئی ہے کہ ڈاڑھی کو ناپسند کرنے والے مونچھوں کو کٹوانا بھی اپنی شان مردانگی کے خلاف سمجھتے ہیں اور ان میں سے بعض نے بڑی بڑی خوفناک مونچھیں پالی ہوتی ہیں یاد رکھنا چاہئے کہ ایسی مونچھیں جو پانی پیتے وقت سنبھالی نہ جائیں اور گیلی ہو جائیں ان کا رکھنا شرعاً گناہ اور طبعاً نہایت مکروہ ہے۔ حدیث میں آتا ہے:

"عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ یَاْخُذْ مِنْ شَارِبِہٖ فَلَیْسَ مِنَّا." (مشکوٰۃ ص ۳۸۱)

ترجمہ:۔ زید بن ارقم فرماتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص مونچھیں نہیں تراشتا وہ ہم میں سے نہیں۔

# مسلم حکمرانوں کے نام

نہایت ہی افسوس اور حیرت کے ساتھ اس حقیقت کو آشکار کیا جا رہا ہے کہ بعض اسلامی ملکوں کے نام نہاد مسلمان حکمرانوں نے اپنے اپنے ممالک کے مسلمان باشندگان یا ملازمین کے ڈاڑھی رکھنے پر پابندی عائد کی ہوئی ہے۔ ان میں سے بعض ممالک ایسے بھی ہیں جہاں ڈاڑھی رکھنا قابل تعزیر جرم ہے۔ (العیاذ باللہ)

وطن عزیز پاکستان میں بھی بعض حکومتی اور غیر حکومتی اداروں اور کمپنیوں میں ڈاڑھی رکھنے والے افراد پر ملازمت کے دروازے بند کر دیئے گئے ہیں۔ خواہ یہ ڈاڑھی والے کتنے ہی باصلاحیت اور ایمان دار کیوں نہ ہوں اور ان کے مقابل ڈاڑھی نہ رکھنے والے نکمے اور کرپٹ ہی کیوں نہ ہوں۔ ان اداروں پر ڈاڑھی رکھنے والے افراد کا داخلہ بند کر دیا گیا ہے۔

ارباب اقتدار اور اصحاب اختیار کی خدمت میں گزارش ہے کہ خدارا اپنے گناہوں کے بوجھ کو اپنے لیے کافی سمجھیں اور بے شمار لوگوں کے ڈاڑھی مونڈنے کے گناہ کو اپنے کندھوں پر مت لادیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ وَلَيُسْئَلُنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ." (عنکبوت)

ترجمہ:۔ وہ ضرور بالضرور اپنے (گناہوں کے) بوجھوں کے ساتھ دوسروں کے بوجھ بھی اٹھائیں گے اور وہ قیامت کے روز اس سے جو افتراء باندھتے ہیں ضرور پوچھے جائیں گے۔ حدیث شریف میں ہے کہ:

"من سن سنة سيئة فلها ......"

ترجمہ:۔ جس نے کوئی برا طریقہ جاری کیا اس کا گناہ اس جاری کرنے والے کو ہوگا۔

آپ حضرات ہزاروں بلکہ لاکھوں افراد کے اس جرم کا سبب ہیں یقیناً ان کے اس جرم کا وبال جہاں مجرمین پر ہوگا وہاں ارباب اختیار اور اصحاب اقتدار پر بھی ہوگا جن کی شرائط وقوانین کی وجہ سے وہ اس قبیح گناہ میں مبتلا ہوئے۔

آیئے......!!

مل کر اللہ کے حضور صدق دل سے توبہ کریں اور آئندہ داڑھی کٹوانے یا منڈوانے کے گناہ میں کبھی منسلک نہ ہوں گے اور نہ کسی کو اس گناہ میں شریک کریں گے تاکہ روز محشر ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض کوثر کا جام نصیب ہو سکے۔

اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ!

زبیر احمد صدیقی

خادم جامعہ فاروقیہ شجاع آباد

# مختصر تعارف

# جامعہ فاروقیہ

پل ۱۲ ملتان روڈ، شجاع آباد

علاقہ کی بہترین دینی درس گاہ ہے۔ جس میں حفظ و ناظرہ سے لے کر مشکوٰۃ شریف تک درس نظامی اور مڈل تک عصری تعلیم کا انتظام ہے۔ ادارہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحق ہے۔ ☆ جامعہ ہذا کا شعبہ بنات: جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات کے نام سے قائم ہے۔ جس میں دورۂ حدیث تک کی تعلیم کا معقول انتظام ہے۔ جامعہ میں شعبہ تبلیغ و نشر و اشاعت قائم ہے۔ جس کے تحت تبلیغی و اصلاحی رسائل کی اشاعت کے علاوہ قرب و جوار میں بھی تبلیغی و اصلاحی خدمات انجام دی جاتی ہیں۔ ☆ امسال (۱۴۳۳ھ) جامعہ میں ۵۵۰ طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں، جن میں سے ۳۵۰ رہائشی طلباء ہیں۔ جامعہ میں ۲۰ معلمین و معلمات تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں، جبکہ ۷ افراد پر مشتمل غیر تدریسی عملہ بھی کام کر رہا ہے۔ ☆ سال رواں کا ماہانہ خرچ ۴ لاکھ روپے اور تقریباً ۹۵ من آٹا ہے۔ ☆ طلباء و طالبات کی کثرت کی وجہ سے جامعہ کے توسیعی منصوبہ کا سنگ بنیاد رکھا جا چکا ہے، جس کی تعمیر جاری ہے۔

☆ جامعہ کے اخراجات میں حصہ لینا بہترین صدقہ جاریہ ہے۔

ترسیل زر کے لئے: کرنٹ اکاؤنٹ 1676 یو بی ایل شجاع آباد